جناب عطا محمد جنجوعہ

مرزائیوں کے ناپاک عزائم کا خاتمہ کیجیے!

پاکستان نے بیت المقدس کی آزادی اور مقبوضہ علاقے خالی کرنے کے لئے اقوام متحدہ اور غیر جانبدار ممالک کے اجلاس میں متعدد بار مسئلہ اٹھایا صیہونی جارحیت کے خاتمہ کے لئے اسلامی ممالک کے وزرائے خارجہ اور سربراہوں کی کانفرنسیں منعقد کرا کر اتحاد عالم اسلامی کے لئے راہ ہموار کی جو اسرائیل کو ایک آنکھ نہ بھائی۔ اسرائیلی وزیر اعظم نے واضح الفاظ میں کہہ دیا "کہ وہ لبنان کے مسئلہ سے نمٹ کر عربوں کے "چوکیدار" پاکستان سے نمٹ لے گا" جب پاکستان نے پرامن مقاصد کے لئے ایٹمی پلانٹ تیار کرنے کا پروگرام بنایا تو اسرائیلی ذرائع نے اسے عربوں کا اسلامی بم کہہ کر شور و غوغا بلند کیا۔ عراق کے ایٹمی ری ایکٹر پر شب خون مارنے کے بعد اسرائیلی وزیر اعظم نے اعلان کیا کہ اب ہمارا نشانہ پاکستان کی ایٹمی تنصیبات ہوں گی اور پاکستان کو اسرائیل کا دشمن نمبر ایک کہا گیا۔

اسرائیلی حکومت کے دھمکی آمیز بیان ہمیں سوچنے پر مجبور کرتے ہیں کہ پاکستان میں داخلی طور پر کونسا گروہ ہے جو اسرائیل کا آلۂ کار بنا ہوا ہے جس کے بل بوتے پر وہ اپنے مذموم عزائم کا برملا اظہار کرتا ہے؟ پاکستان نیشنل کرسچین لیگ کے صدر نے واضح طور پر نشاندہی کر دی:

"مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار دنیا بھر میں اسرائیل کے آلۂ کار بنے ہوئے ہیں جن کا ہیڈ کوارٹر تل ابیب ہے"۔ (۲۹ اگست ۱۹۸۲ء روزنامہ جنگ لاہور)

جنوبی افریقہ کی سپریم کورٹ مسلمانوں کے خلاف مرزائیوں کے مقدمے میں یہودی مرزائیوں سے زیادہ سرگرم تھی۔ آج بھی اسرائیل میں ایک گاؤں ہے جس کے تمام باشندے مرزائی ہیں۔ دس لاکھ مسلمانوں کو بے گھر کر دیا مگر کسی ایک قادیانی کو تنگ نہیں کیا۔ اسرائیل میں قادیانی مشن کے سکول قائم ہیں۔ ربوہ سے قادیانی مبلغین کو یہودی اپنے ملک میں دین کی اشاعت کے لئے دعوت دیتے ہیں۔ اسرائیلی حکومت کے سربراہ ان سے خفیہ ملاقاتیں کرتے ہیں۔ کیا وجہ ہے کہ یہودی مسلمانوں کا وجود برداشت نہیں کرتے لیکن قادیانیوں کو انہوں نے اپنے سینوں سے لگا رکھا ہے۔؟

جب میدانِ جنگ میں یہودیوں کو اسلام کے مجاہدین سے مقابلہ کرنے کی ہمت نہ رہی تو یہودیوں نے اسلام میں مختلف قسم کے من گھڑت عقائد کو جنم دے کر ملتِ اسلامیہ میں رخنہ اندازی کی۔ اسلامی حکومت کے خلاف داخلی یا خارجی سطح سے اٹھنے والی ہر تحریک کا یہودیوں نے ساتھ دیا تاکہ مسلمانوں کی سیاسی طاقت پر کاری ضرب لگا کر صیہونی حکومت کے لیے راہ ہموار کی جاتے لیکن یہودیوں کو مطلوبہ مقاصد میں واضح کامیابی نہ ہوئی۔ یہودیوں کو قوی یقین ہو گیا کہ عقیدہ ختم نبوت سے ملتِ اسلامیہ کی وحدت استوار ہے اور جہاد کی بنا پر مسلمانوں میں عظمت و شوکت زندہ و پائندہ ہے یہودی مسلمانوں کے یہ دونوں بنیادی عقیدے مسخ کرنے کے لیے مارے مارے پھرتے رہے۔ آخر ہندوستان کا وزیر اعظم ڈوزرائیلی اپنے مشن میں کامیاب ہو گیا۔ جس نے مرزا غلام احمد کا انتخاب کر لیا۔ مرزا نے نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ اور "جہاد حرام ہو چکا ہے،، کا اعلان کر دیا۔ علامہ اقبال نے قادیانیوں کے مذموم عقائد اور ناپاک عزائم دیکھ کر فرمایا:

"یہ تمام چیزیں اپنے اندر یہودیت کے اتنے عناصر رکھتی ہیں یا یہ تحریک ہی یہودیت کی طرف مائل ہے"۔ (حرف اقبال از لطیف احمد شروانی صفحہ ۱۱۵)۔

جب قادیانیوں کو اکھنڈ بھارت کا خواب نظر نہ آیا تو قادیانی انجمن نے پاکستان میں ربوہ کی زمین چند ٹکوں میں خرید کر خالص قادیانیوں کو آباد کیا۔ پاکستان میں قادیانی حکومت قائم کرنے کے لیے سیاسی پالیسی تشکیل دی جس پر وہ آج تک عمل پیرا ہیں۔ پاکستان ان گنت قربانیوں کی بدولت نظریہ اسلام کی بنا پر معرض وجود میں آیا۔ نظریہ پاکستان کی بقا اسلام دشمن عناصر کی سرکوبی اور احیائے اسلام میں مضمر ہے۔ اسلام دشمن قادیانیوں پر زندگی کے مختلف شعبوں پر پابندیاں عائد کی جائیں تاکہ پاکستان میں دوسرا اسرائیل بننے سے پیشتر قادیانی حکومت کا ناسور بھسم ہو کر رہ جاتے۔

ا۔ مرزائی سینکڑوں کی تعداد میں اسرائیل کی فوج میں باقاعدہ بھرتی ہیں۔ تخریب کاری اور غنڈہ گردی کی جدید تربیت حاصل کرتے ہیں۔ پھر ربوہ کی داخلی حکومت میں اپنے اندر باغیوں کے استیصال اور دشمنوں کی سرکوبی کے لیے دوسروں کو فوجی طرز کی مشقیں کراتے ہیں۔ پاکستان میں حکومت کے خلاف ہر اٹھنے والی تحریک میں گھس کر دہشت گردی کا موجب بنتے ہیں غنڈہ گردی اور قتل و غارت سے ملک میں بدامنی کی فضا پیدا کرتے ہیں۔ قادیانیت کے مذموم عقائد کو بے نقاب کرنے والے علماء و راہنماؤں کے اغوا کے منصوبے بناتے ہیں۔ ربوہ میں پاکستان کے

بہت سے داخلی قوانین معطل ہیں۔ ربوہ کے گدی نشین کا حکم مرزائیوں میں مقدم حیثیت رکھتا ہے۔ مرزا ناصر کی وفات کے بعد جانشین کا مسئلہ پیدا ہوا تو نوائے وقت کے نمائندہ سے ربوہ میں انسانیت سوز سلوک کیا گیا۔ اس نے اپنی رپورٹ کا عنوان دیا۔ "کیا ربوہ کے قصرِ خلافت میں کوئی ایٹمی پلانٹ تعمیر ہو رہا ہے"؟۔ پاکستان میں دوسرا اسرائیل بننے سے پہلے ربوہ میں فوجی چھاؤنی قائم کی جائے تاکہ ان کی داخلی و خارجی کارروائیوں پر سختی سے کنٹرول کیا جائے۔

۲۔ ربوہ کی اراضی کی مالکہ "صدر انجمن احمدیہ" ہے۔ جس نے چند پیسے فی مرلہ کے حساب سے زمین خرید کر سینکڑوں روپیہ فی مرلہ کے حساب سے اپنے پیروکاروں میں فروخت کر دی۔ جنہوں نے ہزاروں روپیہ خرچ کر کے ان پر مکانات تعمیر کئے لیکن پھر بھی ان کی مالکہ بدستور "صدر انجمن احمدیہ" ہے۔ ربوہ کی پرانی آبادی میں صدر انجمن احمدیہ کی بجائے تمام مکینوں کو انفرادی طور پر مالکانہ حقوق دیئے جائیں تاکہ وہ اپنی مرضی سے جائداد کی خرید و فروخت کر سکیں۔

۳۔ ربوہ سے کافی فاصلہ پر مسلمانوں کو مسلم کالونی تعمیر کرنے کی اجازت دینے سے ربوہ کو کھلا شہر کی حیثیت حاصل نہیں، بلکہ ربوہ کی پرانی آبادی میں مسلمانوں کو مساجد اور مکانات تعمیر کرنے کا موقع دیا جائے۔

۴۔ ربوہ کو سب تحصیل کا درجہ دینے سے گرد و نواح کے لوگوں کی آمد و رفت شروع ہوئی۔ مرزائیوں کو ربوہ کی حدود میں ہر داخل ہونے والے سے پوچھ گچھ کرنے میں دقت پیش آئی۔ اب وہ ربوہ سے سب تحصیل کے دفاتر لالیاں منتقل کرنے کی کوشش میں ہیں۔ ربوہ کی سابقہ حیثیت بحال رکھی جائے مزید برآں تحصیل کے زیادہ سے زیادہ دفاتر ربوہ میں منتقل کیے جائیں۔

۵۔ قیامِ پاکستان کے بعد مرزائی ملک کی سول اور فوجی دونوں شعبوں کی اہم اور کلیدی آسامیوں پر چھا گئے۔ جنہوں نے قادیانیوں کو اپنے محکموں میں زیادہ بھرتی کیا، جو قادیانی افکار و نظریات پھیلانے میں محرک و معاون ثابت ہوئے۔ مرزائی ملازموں نے قادیانی حکومت کے مقاصد کو سرکاری امور پر ترجیح دی۔ کلیدی عہدوں پر فائز مرزائی طبقہ اپنے ماتحت عملہ کو قادیانیت قبول کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔ نفی کی صورت میں ان کی ترقیاں روک دی جاتی ہیں۔ اسلام پسند مجاہدین، جو ان کے راستہ کی آہنی دیوار بن کر ڈٹ جائیں، ان کو بلا وجہ اظہارِ وجوہ کے نوٹس جاری کر دیتے ہیں۔

پاکستان میں اسلامی نظام نافذ نہ ہونے کی سب سے اہم وجہ مرزائیوں کی کلیدی آسامیوں

پر تعیناتی ہے ۔حکومت کی ہر پالیسی کی کامیابی ان کی مرہونِ منت بن کر رہ گئی ہے ۔مرزائیوں کی وفاداریاں پاکستان کی بجائے ربوہ کے گدی نشین سے قائم ہیں ۔مرزائیوں کو کلیدی آسامیوں سے فوراً برطرف کیا جائے کیونکہ پاکستان اسلامی ریاست ہے سیکولر نہیں !

۶ ۔ خود مختار ریاست کی بقاءنظریاتی و جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت میں مضمر ہے نظریاتی تبلیغ کا دارومدار تعلیم اور اطلاعات و نشریات پر ہے ۔بنگالی بھائیوں کی نئی پود میں ہندو اساتذہ نے نظریہ پاکستان کے منافی تعلیم دی ۔کمیونسٹوں نے افغانستان پر حملہ کرنے سے پیشتر نظریاتی فضا کو ہموار کیا ۔تعلیم نئی پود پر دیرپا اثرات مرتب کرتی ہے تو ذرائع ابلاغ نئی و موجودہ دونوں نسلوں پر اپنا رنگ جماتے ہیں ۔

پاکستان اسلامی نظریاتی مملکت ہے اس کی سلامتی ہمیں نہایت عزیز ہے ۔نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کے لیے تعلیم اور اطلاعات و نشریات کو اسلام دشمن اور ملک دشمن عناصر سے پاک رکھنا چاہیے ۔قادیانی اسلام اور ملک کے بھی دشمن ہیں ۔ذرائع ابلاغ میں قادیانی ملازم اسلام سے بیزاری اور جنسی بے راہ روی کو جنم دے گا ۔قادیانی اساتذہ سے یہ توقع رکھنا کہ وہ ہمارے چمن کی نوخیز کلیوں کو نظریہ پاکستان کی حقیقت سے آشنا کریں گے ۔بہت بڑی غلطی ہوگی ۔

جغرافیائی سرحدوں کے تحفظ کی ضمانت جملہ امورِ مملکت میں نیک ، مخلص اور زیرک لوگوں کی موجودگی پر منحصر ہے ۔دفاع میں عملے کے کسی ایک کارکن کی جاسوسی یا کوتاہی سے تاریخ کا نقشہ تبدیل ہو سکتا ہے ۔اسلام دشمن اور ملک دشمن عناصر نے ٹیپو سلطان اور سید احمد شہید کو دھوکہ دیا ۔

وزارتِ خارجہ میں اگر محب وطن افراد تعینات نہ ہوں تو ملک دشمن عناصر سیر و سیاحت یا تجارت وغیرہ کی آڑ میں اندرونِ ملک گھس آتے ہیں ۔کسی ادنیٰ ملازم کی جاسوسی سے خفیہ راز اور قیمتی دستاویزات دشمنوں تک پہنچ جاتی ہیں ۔

نظریہ پاکستان کی بقاء اور جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت کے لیے محکمہ تعلیم ، اطلاعات و نشریات ، دفاع اور خارجہ میں ادنیٰ آسامی سے لے کر کلیدی عہدوں تک تمام مرزائی ملازموں کو ملازمت سے سبکدوش کر دیا جائے ۔

۷ ۔قادیانی ، ملک کی مقبول سیاسی جماعتوں میں شامل ہو کر سرکاری پالیسی سے ، اختلاف

رکھنے والوں کو پُرامن طریقہ سے اظہارِ خیال کی بجائے تخریب کاری و غنڈہ گردی کے حربے آزمانے پر اکساتے ہیں تاکہ حکومت اور سیاسی جماعتوں کے مابین مفاہمت کی فضا سازگار نہ ہو۔ کسی متفقہ فارمولا تک ان کی رسائی نہ ہو سکے۔ علاوہ ازیں یہ سیاسی جماعتوں کے باہمی اتحاد میں رکاوٹ پیدا کرتے ہیں۔

پاکستان کی تمام سیاسی جماعتوں کو رجسٹرڈ کرتے وقت اس بات کی ضمانت لی جائے کہ وہ قادیانیوں کو اپنی جماعت میں بطورِ رکن یا نمائندہ شامل نہ کریں گی۔

۸۔ اسلام میں مرتد کی سزا قتل ہے۔ علمائے امت متفقہ طور پر مرزائیوں کو اسلام سے خارج قرار دے چکے ہیں اور پاکستان کی قومی اسمبلی بھی اس فیصلہ کی توثیق کر چکی ہے۔ تعجب ہے کہ قادیانی مختلف حیلوں سے اپنے آپ کو احمدی مسلمان ظاہر کرتے ہیں تاکہ اپنا تبلیغی مشن جاری رکھ سکیں۔ اس کا حل یہ ہے کہ پاکستان میں فوری طور پر قانون ارتداد نافذ کیا جائے تاکہ کوئی قادیانی راہ نما اپنے اجتماع میں یہ بیان نہ دے سکے کہ "اسلام خطرہ میں ہے اور احمدیہ تحریک ہی اس کا دفاع کر سکتی ہے"۔ اور کوئی قادیانی پیروکار زبانی یا تحریری طور پر سرکاری فارموں کے مذہب کے کالم میں اپنے آپ کو احمدی مسلم لکھنے کی جرأت نہ کر سکے۔ اگر کوئی ایسی حرکت کرے تو اس کو قتل کر دیا جائے۔

۹ (الف) مرزائی اسلامی اصطلاحات و شعائر کا استعمال کر کے دھوکہ دہی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ اسلامی تعلیمات سے نابلد لوگ ان کے مکر و فریب کے جال میں پھنس جاتے ہیں۔ قانونی طور پر مرزائیوں پر پابندی عائد کی جائے کہ وہ اسلامی اصطلاحات و شعائر کا استعمال نہ کریں۔

(ب) مرزائیوں کا غلام احمد کے نام کے ساتھ "علیہ السلام"، مرزا کی بیوی کو "ام المومنین" کہنا اور مرزا کے زمانے کے مرزائیوں کو رضی اللہ عنہ کا خطاب دینا یا لکھنا مذہب اسلام کی توہین ہے اس کا فوری نوٹس لیا جائے۔

(ج) خلیفہ کا اطلاق مسلمانوں کے دینی و دنیوی راہ نما پر ہوتا ہے۔ پھر مرزائیوں کو کیا حق حاصل ہے کہ وہ مرزا کے گدی نشینوں کو خلیفہ کے لقب سے پکاریں؟ اس پر پابندی عائد ہونی چاہیے!

(د) دنیا کی مختلف مذاہب کی عبادت گاہوں کے نام اور ہیئت و شکل ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ جن میں سے کسی کا نام لینے یا شکل دیکھنے سے ہی یہ بات سمجھ میں آجاتی ہے کہ یہ کس مذہب کی عبادت گاہ ہے؟ مسجد کا نام لیتے یا عمارت دیکھنے سے ہی یہ تصور قائم ہوتا ہے۔

کہ یہ مذہب اسلام کی عبادت گاہ ہے۔

مرزائیوں کا اپنی عبادت گاہوں کو مسجد کی طرز پر تعمیر کرنا اور انہیں مسجد کے نام سے پکارنا مکر و فریب ہے۔ مرزائیوں کو اپنی عبادت گاہوں کی ہیئت تبدیل کرنے پر مجبور کیا جائے وہ اپنی عبادت گاہوں کو مسجد کی بجائے کسی اور نام سے پکاریں بجا ہے مرزا خانہ نام رکھیں یا کوئی اور!

۹۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم کی سورۃ بقرہ آیت ۲۶۵ جس میں "ربوۃ" کے الفاظ وارد ہیں، میں اہل ایمان کے صدقات و خیرات کے اجر و ثواب کو تمثیلی پیرایہ میں بیان فرمایا ہے۔ پاکستان میں "ربوہ" کے نام سے شہر آباد ہے۔ جہاں کی غالب آبادی مرزائی ہیں۔ پسماندہ ملکوں کے نومسلموں میں مرزائی، ربوہ کی فضیلت قرآنِ حکیم کی آیتِ مذکورہ سے پیش کرتے ہیں۔ مرزائی چونکہ اہلِ ایمان کی صف سے خارج ہیں۔ انہیں ربوہ کی رعایت لفظی سے ناجائز فائدہ اٹھانے کا حق نہیں پہنچانا ہی اس کی کوئی تک ہے۔ "ربوہ" کا نام فوری طور پر تبدیل کیا جائے۔

۱۰۔ مرزائی دینی جماعتوں میں فروعی اختلافات کو ہوا دیتے ہیں۔ جلسوں میں گڑبڑ پھیلا کر نفرت کی آگ بھڑکاتے ہیں۔ علماءِ حق سے دردمندانہ التماس ہے کہ فروعی اختلافات سے بالاتر ہو کر پاک سرزمین میں کتاب و سنّت کی شمع روشن کرنے کے لیے متحد ہو جائیں۔ ناموسِ رسالت کے پاسبان بن کر قادیانیوں کے مذموم عزائم کو بے نقاب کریں۔ تاکہ پاکستان میں دوسرا اسرائیل بننے سے پہلے قادیانی مملکت کا خواب خاک میں مل جائے قادیانیوں کے خلاف اس وقت تک مہم جاری رکھی جائے جب تک وہ اعلانیہ طور پر خود کو غیر مسلم تسلیم نہ کرلیں۔

وما علینا الاّ البلاغ!